حضرۃ مولانا عبدالغفور عباسی مہاجر مدنیؒ کی دارالعلوم حقانیہ میں تشریف آوری

حاجی محمد امین کے ہاں موئے مبارک کی زیارت ☆ دارالعلوم میں حضرت عباسیؒ کا خطاب اور جامع مسجد کا سنگِ بنیاد

یہ تحریر بھی مولانا سمیع الحق کی ذاتی ڈائری سے انتخاب ہے اسے اسی وقت کے الفاظ ہی میں نذرِ قارئین کیا جارہا ہے

جمعہ ۱۴ مارچ ۵۸ء ۲۲ شعبان ۷۷ھ مدینہ منورہ کے مشہور شیخ عالم اور مہاجر رہنما و مرشد حضرت مولانا عبدالغفور صاحب عباسی مہاجر مدنی بابِ مجیدی (متوطن چغرزئی جبّلی ریاست سوات) دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے صبح سویرے ۴ بجے بندہ نور بادشاہ کی معیّت میں کار سے کرمجا ہد آباد گئے وہاں حاجی محمد امین صاحب مدظلہٗ کے کتب خانہ میں حضرت مولانا جلوہ افروز تھے اوّلین نظر پڑی اور اہل اللہ اور اکابرین کا نمونہ سامنے آگیا حضرت صاحبؒ بیعت کر رہے تھے فراغت کے بعد مصافحہ ہوا فرمایا اچھا تم آئے کار لائے ہو ہم نے کہا جی ہاں نور بادشاہ نے بندہ کا تعارف کرایا غور سے دیکھا اور فرمایا" اچھا یہ تو بڑے اچھے ہیں" سامنے بٹھلایا مجلس علماء و دیندار افراد و مریدین سے بھری تھی اتنے میں حاجی صاحب بھی آئے اُن سے بات چیت ہوئی، چائے آئی ہماری قسمت میں حضرت کے ساتھ شرکت کی سعادت آئی اپنے ہاتھ سے حقیر کو انڈا جو کھا رہے تھے حصہ دیا وہاں چاء کے بعد نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی زیارت ہوئی بڑے احترام واکرام سے کئی صندوق اور بے شمار مندیل و غلافوں میں بند تھا سب لوگ درود پڑھ رہے تھے اور زیارت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ "حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم کا ایک جبّہ تھا جسے ہم لوگ بیماری وغیرہ میں پانی میں ڈال کر پیتے وہ پانی موجب شفاء ہوتا ظاہر ہے کہ اس جبّہ کو ملابستہ و ملامست بدنِ مطہرہ کی وجہ سے کرامت حاصل تھی اور یہ تو جسد اطہر کا ایک جزءِ بدن ہے اس لئے اسے پانی میں ڈال کر پانی مجمع پر پلا دیجئے پھر فرمایا کہ یہی طریقہ وہاں مدینہ منوّرہ میں موئے مبارک کے ساتھ کیا جاتا ہے جو شاہ عبدالغنی مجدّدی کے خاندان میں موجود ہے،" چنانچہ حاجی صاحب نے اُسے خود شیشے کی بوتل سے احتراماً نکال کر پانی کے کاسہ میں ڈالا وہ برتن بھی مدینہ سے حاجی محمد امین لائے تھے —— وہ پانی اولاً حضرت صاحب نے تناول فرمایا پھر لوگوں نے، اس حقیر کو بھی چند قطرے نصیب ہوئے۔ ع

این سعادت بزورِ بازو نیست

وہاں سے کاروں کے ذریعہ حضرت صاحبؒ کو روانہ کیا بندہ کو حضرت کے ساتھ کار میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی بندہ نے موئے مبارک کے متعلق سوال کیا فرمایا۔ اس کے متعلق تو کوئی دلیل ہمیں معلوم نہ ہو سکی لیکن مدینہ میں جو ہے وہ تو متواتر ثقہ افراد میں چلا آرہا ہے اور قابل اطمینان ہے اور بہرحال ہمیں تو جو چیز بھی آپؐ کو منسوب ہو احترام ہی کرنا ہے"—— راستہ میں اتمان زئی میں شاہنواز خان کے مکان میں چند منٹ کے لئے اترے جنہوں نے بیعت کی اور داڑھی رکھنے کا عہد کیا۔ وہاں مجلس میں خاص مراقبہ و توجہ فرمائی اس حلقہ میں یہ ناچیز بھی بیٹھا۔ ۱۱ بجے کے قریب اکوڑہ پہنچے دارالعلوم معتقدین و معززین سے کھچا کھچ بھرا تھا اکثر وہ حجاج تھے جن کو کبھی مدینہ میں حضرتؒ سے ملنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ والد ماجد نے پھول پیش کیے اور لوگوں سے مصافحہ کرتے ہوئے تعارف کرایا۔ دارالعلوم کے تعمیرات وغیرہ کا معائنہ کیا۔ دارالشوریٰ بالائی حصہ دارالحدیث میں نماز نفل پڑھی پھر دارالحدیث میں جلوہ افروز ہوئے کافی معززین کے ساتھ چائے نوش فرمائی پھر کاروں میں بیٹھ کر بادشاہ گل صاحب کی دعوت پر چند منٹ کے لئے جامعہ میں اترے مزار کے قریب دعا کی اور وہاں سے روانہ ہو کر مسجد قدیم (محلہ گگے زئی) تشریف لائے والد ماجد نے ان کے متعلق مختصر تقریر کی اور خطبہ پڑھا حضرت صاحبؒ نے نماز جمعہ پڑھائی نماز کے بعد اس حقیر نے حضرت کی بارگاہ میں سپاسنامہ عقیدت و اخلاص حضرت مہتمم دارالعلوم و اراکین و اہالیان اکوڑہ کی جانب سے پیش کیا جس سے حاضرین متاثر تھے خود حضرت صاحبؒ نے بعد میں پوچھا کہ تم نے خود بنایا تھا الفاظ آپ کے تھے میں نے کہا حضرتؒ آپ ہی کی کرامت و توجہ تھی فرمایا تمہارا کمال ہے پھر کتابوں وغیرہ کے

متعلق پوچھا کہ کیا پڑھتے ہو۔ مردان میں اس سپاسنامہ کے متعلق تحقیق کی کہ کہیں گم نہ ہو اسے ساتھ لے جاؤں گا کہ اس علاقہ کے علماء کی یادگار رہے گی۔

سپاسنامہ کے بعد حضرت والا نے ایک گھنٹے تک بصیرت افروز تقریر کی جس میں ترکِ دنیا، ترکِ اعمالِ شنیعہ، ذکر حق فکر حق اور عباداتِ صالح و اعمالِ صالحہ پر خصوصاً ظاہری صورت کو بھی ٹھیک کرنے پر قرآن و سنت کے اور حضرات صوفیاء کے اقوال و سیرت کی روشنی میں زور دیا جس سے ہر شخص پر گریہ طاری تھا حضرتؒ نے بھی حمد و ثنا کا آغاز حالتِ گریہ میں کیا تقریر کے اختتام میں اس خوش قسمت ناچیز کا بھی سپاسنامہ پر شکریہ ادا کیا اور فرمایا یہ آپ لوگوں کا حسن ظن ہے کہ "اچھے الفاظ سے یاد کیا ورنہ میں کیا"۔ تقریر کے بعد عجیب رقت انگیز انداز میں دعا فرمائی لوگ آمین کہتے رہے۔ تقریر کے بعد عام لوگوں نے جن میں علماء و فضلاء شامل تھے بیعت کی۔ اس ناچیز کے ہاتھ کو بھی ہاتھ میں لیکر بیعت کرایا اور قلب پر "اللہ" کے ضرب لگائے مجاہد آباد سے آتے ہوئے راستہ میں زیادتِ علم کے لئے فرمایا کہ اللھم نور بالعلم قلبی واستعمل بطاعتك بدنی وبارك وسلم علیہ کا ورد کیا کرو۔ اس وقت بھی ہم بھائیوں کو خاص دعا کی میرے ہاتھوں کے ساتھ جو دیگر ہاتھ ان کے مبارک ہاتھوں میں تھے ان میں مولانا عبدالغنی دیروی کے ہاتھ بھی شامل تھے نماز کے بعد مسجد کے دالان کے شمالی کمرہ (سابقہ درسگاہ صدر صاحب مرحوم) میں کھانا تناول فرمایا والدہ ماجدہ کے لئے دعائے صحت کرنے کا عرض کیا تو فرمایا "یا اللہ یا سلام یا قوی" کا ورد بعد از اہل البدر ۳۱۳ مرتبہ کیا کرے اُسے میری طرف سے سلام کہدو انشاء اللہ صحت و قوت و سلامتی ہو گی۔ نماز عصر دارالعلوم کے دارالحدیث میں پڑھائی بندہ کو بھی اقتدار کی سعادت نصیب ہوئی نماز کے بعد اپنے خاص خادم مولانا ابوالخیر کو رائے ٹیک میں ملاتے کے لئے الفاظ کہدیئے کہ اس طرح لکھ دو پھر دارالعلوم کے مغربی سمت ملک محمد شریف خان کے دیئے ہوئے اراضی میں اپنے دست اقدس سے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور اس کے لئے کدال ماری پھر اپنی جیب خاص سے مسجد کیلئے دس روپے کی مبارک رقم عنایت فرمائی اور حاضرین سے بھی ہزاروں روپے چندہ کرایا شام کے قریب مردان روانہ ہوئے بندہ بھی دوسری کار میں ساتھ روانہ ہوا۔ شام کے بعد مردان گنڈیری حکیم صاحب کے مکان پر پہنچے بندہ کو پاؤں دبانے کی سعادت حاصل ہوئی کھانے میں بھی ساتھ بیٹھا اور ایک ہی پلیٹ میں خود شریک کرتے رہے اور بار بار کھاؤ کھاؤ کے مبارک توجہات سے بہرہ یاب فرماتے رہے عشاء کی نماز اس مکان میں ان کے پیچھے پڑھی اور رات کو بھی یہیں قیام ہوا صبح کی نماز مسجد میں ان کی اقتداء میں پڑھی تقریر اور عام بیعت کثیر الناس کے بعد چائے پی بندہ کو اپنے ساتھ خاص چائے میں شریک کیا اور بار بار کھلاتے رہے اور پوچھتے تھے کہ "د حقہ خوتہ ئی" دارالعلوم کے متعلق حاضرین کو کہتے تھے کہ بڑی خوشی ہوئی مولانا عبدالحق مخلص ہیں وہاں ان کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ ۲ بجے کے قریب اتنے دل مغموم کے ساتھ اجازت لی فرمایا ہاں مولانا پریشان ہونگے آج تم جاؤ پھر معانقہ کا شرف حاصل ہوا اور فرمایا تم لوگ میرے ساتھ وابستہ ہوئے ہو فرمایا کہ وظیفہ و ذکر پر مداومت کرو اور مولانا کو میرا بہت بہت سلام عرض کردو۔ پھر مصافحہ کرتے ہوئے رخصت کیا اور زیادتِ علم کی دُعا دہرائی۔

سلسلۂ مطبوعات مؤتمر المصنفین (۲۱)

اقتدار کے ایوانوں میں

شریعت بل کا معرکہ

مولانا سمیع الحق

ملک کی تاریخ میں نفاذِ شریعت کی جدوجہد کا روشن باب، ایوان بالا سینیٹ اور قومی سیاست میں نظامِ اسلام کی جنگ، آغاز، رفتارِ کار، صبر آزما مراحل کی لمحہ بہ لمحہ روئیداد اور مستقبل کے لائحہ عمل کے علاوہ خارجہ پالیسی، عورت کی حکمرانی، جہادِ افغانستان اور اہم قومی و ملی اور بین الاقوامی مسائل پر فکر انگیز گفتگو اور سیر حاصل تبصرے۔

مؤتمر المصنفین

دارالعلوم حقانیہ ○ اکوڑہ خٹک ○ نوشہرہ

سرحد (پاکستان)